# مال مضاربت کی زکوۃ کون دے گا؟

ریفرینس نمبر:IEC-0527 تاریخ:22-03-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ دو افراد نے مل کر پارٹنر شپ کی ہے، ایک شخص بطور ورکنگ پارٹنر کام کرتا ہے جبکہ رقم ساری دوسرے پارٹنر کی ہے، کام صرف ورکنگ پارٹنر ہی کرتا ہے، نفع نقصان آدھا آدھا کرتے ہیں، معلوم یہ کرنا ہے کہ اس مال کی زکوۃ ورکنگ پارٹنر پر لازم ہو گی یا انویسٹر پر؟ یا دونوں پر؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں، شرائطِ زکوٰۃ پائے جانے کی صورت میں، انویسٹر پر اصل سرمایہ، اپنے حصے کے نفع، مال مضاربت سے خریدی گئی وہ چیزیں جس کو کام کے لئے بطور آلہ خریدا گیا، ان سب کی زکوٰۃ لازم ہو گی ،جبکہ ورکنگ پارٹنر پر صرف اپنے نفع کے حصے کی زکوٰۃ لازم ہے جبکہ شرائط پائی جائیں۔

یاد رہے کہ مضاربت میں مضارب (ورکنگ پارٹنر) پر نقصان کی شرط لگانا باطل ہے، اس شرط کا کوئی اعتبار نہیں، اگر مضارب کی طرف سے تعدی (کوتاہی) نہ پائی جائے تو سارا نقصان انویسٹر کو برداشت کرنا ہو گا۔

مبسوط للسرخسی میں ہے: ”واما مال المضاربۃ فعلی رب المال زکاۃ راس المال، وحصتہ من الربح، وعلی المضارب زکاۃ حصتہ من الربح“ یعنی: جہاں تک مال مضاربت کی زکوۃ لازم ہونے کا مسئلہ ہے تو اس کا حکم یہ ہے رب المال پر راس المال اور اس کے حصے کے نفع کی زکوۃ لازم ہو گی اور مضارب پر اس کے حصے کے نفع کی زکوۃ لازم ہو گی۔

**(المبسوط للسرخسی، جلد2، صفحہ204، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)**

محیط رضوی و فتاوی عالمگیری میں ہے: واللفظ للاول:"اشتری بالف المضاربة جارية تساوی الفین فحال الحول ولا مال لهما غير ذلك فعلى رب المال زكاة ثلاثة ارباع الجارية؛ لانه ملك ثلاثة ارباعها الف راس ماله وخمسمائة حصته من الربح وعلى المضارب زكاة الربع؛ لانه حصته من الربح "یعنی: مال مضاربت کے ایک ہزار درہم کی ایک باندی خریدی جس کی مالیت دو ہزار تھی، زکوۃ کا سال مکمل ہونے پر رب المال اور مضارب کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تو رب المال پر باندی کی تین چوتھائی کی مقدار پر زکوۃ لازم ہے کیونکہ وہ باندی کے اتنے حصے کا ہی مالک ہے، ہزار اس کی اصل انویسٹمنٹ اور پانچ سو نفع میں اس کا حصہ ہے جبکہ مضارب پر ایک چوتھائی کی زکوۃ لازم ہوگی کیونکہ اس کا نفع میں اتنا ہی حصہ ہے۔

**(المحیط الرضوی، جلد6، صفحہ248، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)**

بہارِ شریعت میں ہے:"مضارب مالِ مضاربت سے جو کچھ خریدے، اگرچہ تجارت کی نیّت نہ ہو، اگرچہ اپنے خرچ کرنے کے لیے خریدے، اس پر زکاۃ واجب ہے یہاں تک کہ اگر مالِ مضاربت سے غلام خریدے پھر ان کے پہننے کو کپڑا اور کھانے کے لیے غلّہ وغیرہ خریدا تو یہ سب کچھ تجارت ہی کے لیے ہیں اور سب کی زکاۃ واجب۔"

**(بہار شریعت، جلد1، صفحہ884، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

**واللہ اعلم** عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ**

**ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی**

21 رمضان المبارک 1446ھ/22 مارچ 2025ء



نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

Email:appointment@iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ